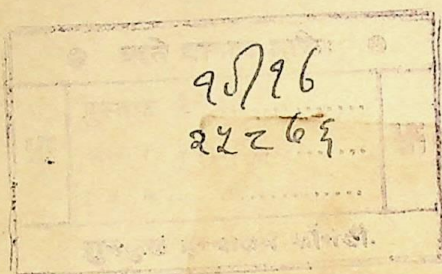


A. Weber

A History of
Philosophy



41-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب پرما پیکر ۱۲۷۸-۱۲۷۹

تاریخ فلسفہ

مصنفہ الفرد ویر

کا

اردو ترجمہ

اس

گورکھ کالج
گورکھ کالج

ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم صاحب ایم۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی۔ پی ایچ۔ ڈی۔

پروفیسر فلسفہ کلیہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

۱۳۳۷ھ ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ کتاب مسز فریش باخ کی اجازت سے جن کو
حق اشاعت حاصل ہے اردو میں
ترجمہ کر کے طبع و شائع کی گئی ہے۔

رائے ناظر مذہبی

اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ تلامذہ کو درس دیتے وقت
الہیات کے فلسفی مسائل و مذاہب کی حقیقت نمایاں کرنے
کے لیے آیات الہی کو پیش نظر رکھیں گے اور تشریح کے لیے
”مفتاح الغیب“ سے مدد لیں گے فقط

۱۴ - رجب - ۱۳۷۷ھ

عمادی

ناظر مذہبی جامعہ عثمانیہ سرکار علی

مفاتیح القیاس فی

ردیف	موضوع	صفحه
۱	کلیات	۱
۲	مبادی	۲
۳	اصول	۳
۴	قواعد	۴
۵	نظم	۵
۶	شعر	۶
۷	نثر	۷
۸	مجموعه	۸
۹	تکمیل	۹
۱۰	مجموعه	۱۰
۱۱	تکمیل	۱۱
۱۲	مجموعه	۱۲
۱۳	تکمیل	۱۳
۱۴	مجموعه	۱۴
۱۵	تکمیل	۱۵
۱۶	مجموعه	۱۶
۱۷	تکمیل	۱۷
۱۸	مجموعه	۱۸
۱۹	تکمیل	۱۹
۲۰	مجموعه	۲۰

فہرست مضامین تریخ فلسفہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	۲	۳
	مشق	
۱	فلسفہ - الہیات - علم -	۱ تا ۴
۲	تقسیم	۴ تا ۶
۳	فلسفہ یونان پہلا دور خاص الہیات یا فلسفہ فطرت کا زمانہ ۶۰۰ سے ۴۰۰ ق م	
۴	فلسفہ یونان کا مبداء -	۶ تا ۱۱
۵	طوطہ کا فرقہ - تالیس - انکریمنڈر - اناکریمنس -	۱۱ تا ۱۳
۶	مسئلہ حدوث -	۱۳ و ۱۴
۷	۲۔ نفی حدوث ایلیائی فلسفہ زینوفون - پارمنیدیس - ہلسس - زینوجارجیاس ب۔ تالہ حدوث	۱۴ تا ۲۱
۸	سیراقتیس -	۲۱ تا ۲۵
۹	تخیل فٹاغورٹی -	۲۵ تا ۳۲
۱۰	اسپیڈ و کلینز -	۳۲ تا ۳۶
۱۱	انکساگوراس -	۳۶ تا ۴۱
۱۲	دیوجانس اپولونی - ہدکیلاس - لیوپیٹس - دیوہراطیس -	۴۱ تا ۴۶

صفحہ	مضمون	صفحہ
۳	۲	۱
	دوسرے دور	
	زمانہ انتفاویت یا فلسفہ نفس	
۵۰ تا ۵۰	پیر و ناگوراس۔	۱۲
۵۰ تا ۵۰	سقراط۔	۱۳
۶۱ تا ۶۱	ارسطیس اور لذتیت۔ ا۔ نیسٹینسینز اور کلیت، یوگیٹیز اور فرقہ مغار۔	۱۵
	۱۔ نفی مادہ۔ تالہ فکر	
۶۱ تا ۶۲	افلاطون۔	۱۶
۶۲ تا ۶۲	۱۔ تصور۔	
۶۲ تا ۶۲	۲۔ فطرت۔	
۸۳ تا ۸۳	۳۔ غیر برترین۔	
۸۳ تا ۸۳	۱۴۔ ارسطو۔	
۹۱ تا ۹۱	۱۔ فلسفہ اولیٰ۔	
۹۱ تا ۹۱	۲۔ فلسفہ ثانیہ یا فلسفہ فطرت۔	
۱۱۳ تا ۱۱۳	ب۔ تالہ مادہ جو ہر فکر کی نفی	
۱۱۳ تا ۱۱۳	۱۸۔ اپیکوریس۔	
	ج۔ تالہ ارادہ	
۱۲۵ تا ۱۲۵	۱۹۔ روداقیت۔	
۱۲۵ تا ۱۲۵	۲۰۔ ارتہابی رد عمل۔ بیرہوینیت۔	
۱۲۹ تا ۱۲۹	۲۱۔ اکاڈمی کی ارتہابیت۔	
۱۳۵ تا ۱۳۵	۲۲۔ احساسی ارتہابیت۔	
۱۳۸ تا ۱۳۸	۲۳۔ سائنس کی تحریک	
۱۳۸ تا ۱۳۸	۲۴۔ انتخاب پسندی	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱	۲	۳
۲۵	پلوٹینس اور نوافلاطونیت	۱۴۴ تا ۱۵۵
۲۶	آخری نوافلاطونی تحریک پرست۔ فارفیریس، جیمیلیس، پروکلس، قرون وسطی کا فلسفہ پہلا دور افلاطونی عیسوی دینیات کا عہد	۱۵۵ تا ۱۵۹
۲۷	عیسوی فلاطونیت۔	۱۶۰ تا ۱۶۲
۲۸	سینٹ اگسٹائن۔	۱۶۲ تا ۱۶۴
۲۹	رومی دنیا کا اضطراب، بربریت، ایک فلسفہ نو کے آثار اور ہیں۔	۱۶۴ تا ۱۶۷
۳۰	مدرستیٹ۔	۱۶۷ تا ۱۷۱
۳۱	اسکولس ایبرجینا۔	۱۷۱ تا ۱۸۱
۳۲	سینٹ آگسٹائن۔	۱۸۲ تا ۱۹۰
۳۳	موجودیت اور اسمیت۔	۱۹۰ تا ۱۹۳
۳۴	اسیلارڈ۔	۱۹۳ تا ۱۹۸
۳۵	ہیوگو۔	۱۹۸ تا ۲۰۰
۳۶	آزاد خیالی کی ترقی۔	۲۰۰ تا ۲۰۴
	دوسرا دور	
	مثنائی مدرسیت کا زمانہ	
	۱۔ نیم موجودی مثنائیت	
۳۷	ارسطو کے فلسفے کا روز افزوں اثر۔	۲۰۵ تا ۲۰۹
۳۸	تیرہویں صدی کے مثنائین۔	۲۰۹ تا ۲۱۱
۳۹	سینٹ ٹاماس اکون۔	۲۱۱ تا ۲۱۵
۴۰	ڈونس سکوٹس۔	۲۱۵ تا ۲۲۰

صفحہ	مضمون	نمبر
۳	۲	۱
	ب۔ اسمیتی مشائیت	
۲۲۳ تا ۲۲۱	اسمیت کا ظہور تانی، ڈیورنڈا وکم، بریڈن ڈی ایلی۔	۴۱
۲۲۸ تا ۲۲۴	مدرسیہ کا زوال، مذاق فطرت و علوم تجربی کا احیا، روبرٹ ہیکن، تصوف۔	۴۲
۲۳۱ تا ۲۲۸	ادبی بیداری۔	۴۳
۲۳۱ تا ۲۳۳	اشراق و تخیل سو فی۔ جادو۔	۴۴
۲۳۹ تا ۲۳۳	ارسطو مقابل ارسطو، یا آزاد مشائیت۔ رواقین، ابقوریٹین، ارتیا بیتین۔	۴۵
۲۳۱ تا ۲۳۹	نہجی اصلاح۔	۴۶
۲۴۱ تا ۲۴۲	مدرسیہ اور تخیل سو فی احتجاج مالک میں یعقوب بیہی۔	۴۷
۲۴۱ تا ۲۴۲	سائنس کی تحریک۔	۴۸
	فلسفہ جدیدہ	
	دور اول	
	آزاد الہیات کا زمانہ	
	(ہرونو سے کوک اور کانٹ تک)	
۲۴۳ تا ۲۴۹	جورڈینو بروٹو۔	۴۹
۲۵۶ تا ۲۵۳	ٹامس کیمپنل۔	۵۰
۲۶۱ تا ۲۵۶	فرانسس بیکن۔	۵۱
۲۶۵ تا ۲۶۱	ٹامس ہابز۔	۵۲
۲۶۹ تا ۲۶۵	ڈیوید ہارٹ۔	۵۳
۲۸۶ تا ۲۶۹	کارٹیز فریقہ	۵۴
۲۸۱ تا ۲۸۸	سپانکوزا	۵۵
۲۸۲ تا ۲۸۱	۱۔ تعریفات	
۲۸۲	ب۔ استغراجات	

صفحہ	مضمون	پرچہ
۳	۲	۱
۲۸۴ تا ۲۸۲	۱۔ نظریہ جوہر	
۲۸۸ تا ۲۸۴	۲۔ نظریہ صفات	
۲۹۷ تا ۲۸۸	۳۔ نظریہ شیون	
۳۱۷ تا ۲۹۷	دور دوم عمدہ تنقید	۵۶ لائبرٹسز
۳۱۳ تا ۳۰۳		۵۷ جون لاک۔
۳۳۱ تا ۳۲۱		۵۸ بارکے۔
۳۴۳ تا ۳۳۵		۵۹ کوئٹیک۔
۳۵۵ تا ۳۴۵		۶۰ مادیت کی ترقی۔
۳۶۹ تا ۳۵۶		۶۱ ڈیوڈ ہیوم۔
۳۷۱ تا ۳۶۱		۶۲ کانت۔
۳۷۳ تا ۳۶۱	تنقید عقل نظری۔	
۳۷۹ تا ۳۶۹	۱۔ تنقید حسیات یا جمالیات ماورائی۔	
۳۷۷	۲۔ تنقید فہم یا منطق ماورائی۔	
۳۸۳ تا ۳۷۷	الف تحلیل ماورائی۔	
۳۸۷ تا ۳۸۳	ب جدلیات ماورائی۔	
۳۸۸ تا ۳۸۷	تناقض کیفیت۔	
۳۸۸	تناقض کیفیت۔	
۳۸۹	تناقض اصاف۔	
۳۸۹ تا ۳۸۹	تناقض جہت۔	
۳۹۶ تا ۳۹۲	تنقید عقل عملی۔	

صفحہ	مضمون	صفحہ
۳	۲	۱
۳۹۷ تا ۳۹۶	تنقید تصدیق۔	
۳۹۷ تا ۳۹۸	اجالیات۔	
۳۹۸ تا ۴۰۰	۲۔ مقصدیت۔	
۴۰۰ تا ۴۰۵	کانٹ اور جرمن تصویریت۔	۶۳
۴۰۵ تا ۴۱۰	نشے۔	۶۴
۴۱۰ تا ۴۱۶	شیلنگ۔	۶۵
۴۱۶ تا ۴۲۱	ہیگل۔	۶۶
۴۲۱ تا ۴۲۳	اینطق یا خالص تعلقات کا شجرہ نسب۔ (کیفیت گیت)۔	
۴۲۳ تا ۴۲۴	ذات اور اثر۔ جوہریت اور علیت۔ (تقابل)۔	
۴۲۴ تا ۴۲۸	تصور یا موضوعی معروضی اور مطلق کلیت۔	
۴۲۸ تا ۴۳۸	۲۔ فلسفہ فطرت (عالم غیر عضوی، کیمیائیت، عالم عضوی)۔	
۴۳۸ تا ۴۳۹	۳۔ فلسفہ نفس و نفس معروضی یا فرد نفس معروضی یا جماعت)۔	
۴۳۹ تا ۴۴۸	ذہن مطلق۔	
۴۴۸ تا ۴۵۴	ہیربرٹ۔	۶۷
۴۵۴ تا ۴۵۸	شاپنہار۔	۶۸
۴۵۸ تا ۴۶۸	ڈارون اور معاصر حدیث۔	۶۹
۴۶۸ تا ۴۷۵	ایجابیت اور جدید انتقادیت۔	۷۰
۴۷۵ تا ۴۸۳	نتیجہ۔	۷۱
۴۸۳ تا ۴۸۵	مواخذ۔	۷۲
۴۸۵ تا ۴۹۰		

مقدمہ

الفلسفہ الہیات علم

فلسفہ تلاش ہے فطرت کے ایک جامع نقطہ نظر کی اور ایک کوشش ہے اشیاء کی ہمہ گیر توجیہ کی، فلسفہ علوم کا خلاصہ بھی ہے اور ان کا تکملہ بھی، یہ ایک کلی علم بھی ہے اور علم بمعنی حکمت (سائنس) سے علیحدہ اور متمیز بھی، اپنی بڑی بہنوں مذہب و شاعری کی طرح نفس انسانی کے مظاہر میں اس کی ایک خاص حیثیت ہے۔

ہر علم کا موضوع واقعات کا ایک خاص مجموعہ ہوتا ہے، اس میں ان واقعات و مظاہر کے اسباب کی تلاش کی جاتی ہے اور ایسے قوانین مرتب کئے جاتے ہیں جن کے مطابق یہ مظاہر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے فلسفہ میں نفس انسانی کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ واقعات کے ایسے مجموعوں اور ان کے جزئی قوانین سے بالاتر ہے اور دنیا کو بحیثیت مجموعی ایک کلی (عام لکیر) واقعہ اور مظہر سمجھ کر اس کی علت العلل یا علت اولیٰ کو تلاش کرے۔ بالفاظ دیگر فلسفہ اس سوال کے جواب دینے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ دنیا کیوں موجود ہے اور جیسی یہ ہے ایسی کیسے ہو گئی۔

لہٰذا اگر فلسفہ کو علت اولیٰ کی تلاش کہا جائے۔ تو اس کی تعریف میں الہیات ما بعد الطبعیات وغیرہ آجاتے ہیں جو فلسفہ اس تلاش کو چھوڑ دیتا ہے اور ایک علمی مرکب ہونے پر قناعت کرتا ہے اس کو فلسفہ ایجابی (Positive Ph.) یا ایجابیت Positivism کہتے ہیں۔ فلسفہ ایجابیت کی بنیاد اس تاریخی حقیقت پر رکھی جاسکتی ہے کہ فلسفے کے مختلف نظام ہمیشہ ایک دوسرے کی تردید کرتے رہتے ہیں۔ اس حالت میں یہ بالکل اساس تجزیہ پر قائم ہوتا ہے، یا ہو سکتا ہے کہ اس کی تعمیر فہم انسانی کے تخیل عقلی پر مبنی ہو۔

اگر یہ فلسفے کا ایک خاص موضوع اور ایک خاص دائرہ فکر و عمل ہے
تاہم دیگر علوم کے ساتھ اس کا نہایت ہی قریبی رشتہ ہے اور سائنس اپنے آپ کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- صورت اول میں اس کو ارتیابیت کہیں گے اور صورت ثانی میں
ارتیابیت، ارتیابیت کے بالکل مخالف اذعانیت (Dogmatism) ہے۔ یقیناً
خواہ وہ سادہ لوحی کی وجہ سے ہو یا اس یقین کا نتیجہ ہو کہ نفس انسانی میں یہ قابلیت ہے
کہ وہ اشیاء اور ان کی علت اولیٰ کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔ عقلیت
(Rationalism) اس نتیجے تک استخراجی (Apriori) طریقے سے پہنچتی
ہے۔ تجربیت (Empiricism) سوائے مشاہدہ اور استقرا کے اور کوئی طریقہ
استعمال نہیں کرتی اس کا طریقہ استقرائی (Aposteriori) ہے۔ خالص یا اولیائی خیال
تصوریت (Idealism) کو پسند ہے، کیونکہ تصوریت فکر (عقل) کو حالت اولین
سمجھتی ہے جو سب سے بالاتر ہے اور سب سے پہلے حقی بر خلاف اس کے تجربیت
کی بنیاد اس نظریہ پر ہے کہ نہ صرف عقل علت اولیٰ نہیں بلکہ یہ خود ایک حقیقت قابل
سے شوق ہے، یعنی یہ حقیقت (Realism) پر مبنی ہے (اگر حقیقت کو
اس کے جدید معنوں میں لیا جائے) اگر علت اولیٰ کے عمل کو غیر شعوری اور بے ارادہ
سمجھیں اور مقصدی قرار نہ دیں تو حقیقت مادیت اور (Mechanism) مکانیت
بنجاتی ہے۔ تصوریت روحانیت بنجاتی ہے جب یہ علت اولیٰ کو شخص کر دیتی ہے
اور اس کو صرف ایک تصور ہی نہیں سمجھتی جو حقیقت کا جامہ پہن رہا ہے بلکہ ایک ایسی ہستی
قرار دیتی ہے جو اشیاء سے بالاتر ہے اور ان پر اپنے آزاد ارادہ سے (Theism) یا غیر متبدل
قوانین کے ذریعے (Deism) حکومت کرتی ہے۔ یہ ہے ثنویت نفس اور مادہ کی، خالق اور مخلوق
کی غلافی نیچریت و وحدت یا وحدت وجود کے کہ یہ علت اور وجود کے تصور کو ایک ہی سمجھتی ہے اور علت اولیٰ کو
اشیاء کا وجود اصلی قرار دیتی ہے (Immanency of God) اور اس کے احوال اور
ظہورات کے مجموعے کو جسے کائنات کہتے ہیں ایک زندہ وحدت شمار کرتی
ہے (وحدیت) اور اس کو ایک ہی مجموعی ہستی سمجھتی ہے جو اپنی ہی فطرت
کے قوانین کے ماتحت چلتی ہے۔ وحدیت (Monism) یا مطلق ہوگی یا کثرتی۔